از: امام ولی اللہ دہلوی ؒ

اجتہاد اور اس کی اہلیت

"واصل معنی اجتہاد آنست کہ جملۂ عظیمہ از احکام فقہ دانستہ باشد بادلۂ تفصیلیہ از کتاب وسنّت واجماع وقیاس وہر حکمے رامنوط بدلیل او شناختہ باشد وظن قوی بہمان دلیل حاصل کردہ پس دریں زمانہ مجتہد نمی تواند شد مگر کسیکہ جمع کردہ باشد پنج علم را علمِ کتاب قراۃً و تفسیراً وعلمِ سُنّت باسانید آں ومعرفت صحیح وضعیف دراں وعلمِ اقاویل سلف در مسائل تا از اجماع تجاوز نہ نماید ونزدیک اختلاف علی قولین قول ثالث اختیار نکند وعلمِ عربیت از لغت ونحو وغیر آں وعلم طرق استنباط ووجوہ تطبیق بین المختلفین بعد ازاں اعمال فکر کند در مسائل جزئیہ وہر حکمے رامنوط بدلیل او بشناسد"۔ (ازالۃ الخفاء ص۴)

ترجمہ: اور اجتہاد کا اصل معنی یہ ہے کہ (مجتہد) فقہی احکام کے ایک بڑے حصّے کو قرآن وسُنّت اور اجماع وقیاس کے تفصیلی دلائل کے ساتھ جانتا ہو۔ ہر حکم کو اسکی دلیل کے مطابق پہچانتا ہو اور اس دلیل کے ساتھ ظنِ قوی حاصل کر چکا ہو۔ پس آج کے زمانہ میں مجتہد نہیں بن سکتا مگر وہ شخص جو پانچ علوم حاصل کر چکا ہو۔ ۱۔ قرآن کریم کا علم قرأت وتفسیر کے ساتھ، ۲۔ سنّتِ رسُول کا علم اسناد کے ساتھ اور اس میں صحیح وضعیف کی پہچان کے ساتھ، ۳۔ سلف صالحین کے اقوال کا علم، تاکہ (کسی مسئلہ میں) اجماع سے تجاوز نہ کر جائے اور دو اقوال کے اختلاف کے وقت تیسرا قول اختیار نہ کرے، ۴۔ عربی زبان کا لغت، نحو اور دیگر ضروریات کے ساتھ علم، ۵۔ احکام کے استنباط کے طریقوں اور مختلف اقوال کے درمیان تطبیق کا علم۔ (ان علوم کے حاصل کرنے کے بعد مجتہد) اپنے فکر کو مسائلِ جزئیہ میں عمل میں لائے اور ہر حکم کو اسکی دلیل کے مطابق پہچانے۔